87788-امریکہ میں قرآن مجید تقسیم کرنے کا حکم

سوال

میں عرب ملک سے تعلق رکھتا ہوں اورامریکہ میں زیر تعلیم ہوں، شادی شدہ ہوں اورعارضی طورپرایک مقامی اخبار تقسیم کرنے کے آفس میں ملازم ہوں، حتی کہ تعلیم مکمل کرکے اپنے ملک واپس چلاجاؤں جہاں میرے خاندان والوں کومال کی سخت ضرورت ہے، اس ملک میں حلال کام کی فرصت نہ ہونے کے پیش نظرکیا یہ اخبار تقسیم کرنے کی ملازمت جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اصل میں دلائل تواس پردلالت کرتے ہیں کہ حرام کام میں معاونت کرنی جائزنہیں، چاہے وہ خریدوفروخت کے ذریعہ ہویا اسے اٹھا کریااس کی ترویج کرکے، یعنی کسی بھی صورت میں جائزنہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی وگناہ اور معصیت وظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے} المآئدۃ (2).

اوراس لیے بھی کہ دلائل سے ثابت ہے کہ برائی کوروکنا واجب ہے، اوربرائی کودیکھ کرخاموش رہنے اوراس برائی کا اقرار کرنے والے شخص کی مذمت بھی کی گئی ہے، توپھر برائی کے کام پرتعاون کرنے والے شخص کے متعلق کی سزا کیا ہے ؟!

اس لیے اہل علم کی ایک جماعت نے تو صراحت کی ہے کہ ہر وہ چیز جس سے معصیت وگناہ میں تعاون لیا جا سکے اسے فروخت کرنا حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کا اجمال یہ ہے : جس شخص کے
متعلق اعتقاد ہو کہ وہ اس جوس سے حرام کردہ شراب کشید کرے گا تو اسے وہ جوس فروخت
کرنا حرام ہے"

پھر ابن قدامہ کہتے ہیں :

"اور ہر وہ چیز جس سے حرام کا مقصد
ہو اس کا حکم بھی یہی ہے مثلا اہل حرب کفار کے لیے اسلحہ فروخت کرنا، یا ڈاکوؤں کو
اسلحہ بیچنا یا فتنہ و فساد کے وقت، اور گانے بجانے کے لیے لونڈی فروخت کرنا، یا
اسی طرح اسے کرایہ پر دینا، یا شراب فروخت کرنے کے لیے مکان یا دوکان کرایہ پر
دینا، یا کنیسہ اور چرچ بنانے کے لیے گھر فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا، یا اسے آگ
کا گھر بنانے کے لیے، اور اس طرح کے دوسرے حرام کاموں کے لیے، تو یہ حرام ہے، اور
معاہدہ باطل ہوگا" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (154/4
).

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جمہور علماء کا مسلک ہے کہ ہر وہ
چیز جس سے حرام کام کا ارادہ کیا جائے، اور ہر وہ تصرف جو معصیت و نافرمانی کی طرف
لے جائے وہ حرام ہے، تو اس طرح ہر وہ چیز فروخت کرنی حرام ہوگی جس کے متعلق علم ہو
جائے کہ خریدار کا مقصد اس کو ناجائز کام میں استعمال کرنا ہے" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (213/9
).

دوم :

یہ کوئی مخفی نہیں کہ ان ممالک میں
اخبارات اور جرائد مباح اشیاء پر مشتمل ہوتے ہیں مثلا خبریں، یا مقالہ جات اور
کالم، یا علمی موضوعات، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت ساری حرام اشیاء مثلا ننگی اور
فحش تصاویر، اور فسق و فجور اور فحاشی کے اڈوں اور قمار بازی اور شراب نوشی کے اڈوں
کی مشہوری اور اعلانات وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں، اور یہ حرام اشیاء بہت زیادہ ہیں،

اوران اخبارات کوخریدنے والے اکثر لوگوں کا مقصد بھی یہی حرام اشیاء ہوتی ہیں، تو
اس لیے جو ایسے ہو اسے نشر اور عام کرنے اور تقسیم کرنے میں معاونت کرنا جائز نہیں.

ہمارے عزیز بھائی آپ کو یہ علم ہونا
چاہیے کہ جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے
بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ حلال روزی تلاش
کریں ان شاء اللہ آپ کو مل جائیگی.

آپ سوال نمبر (
89737) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام
کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم.